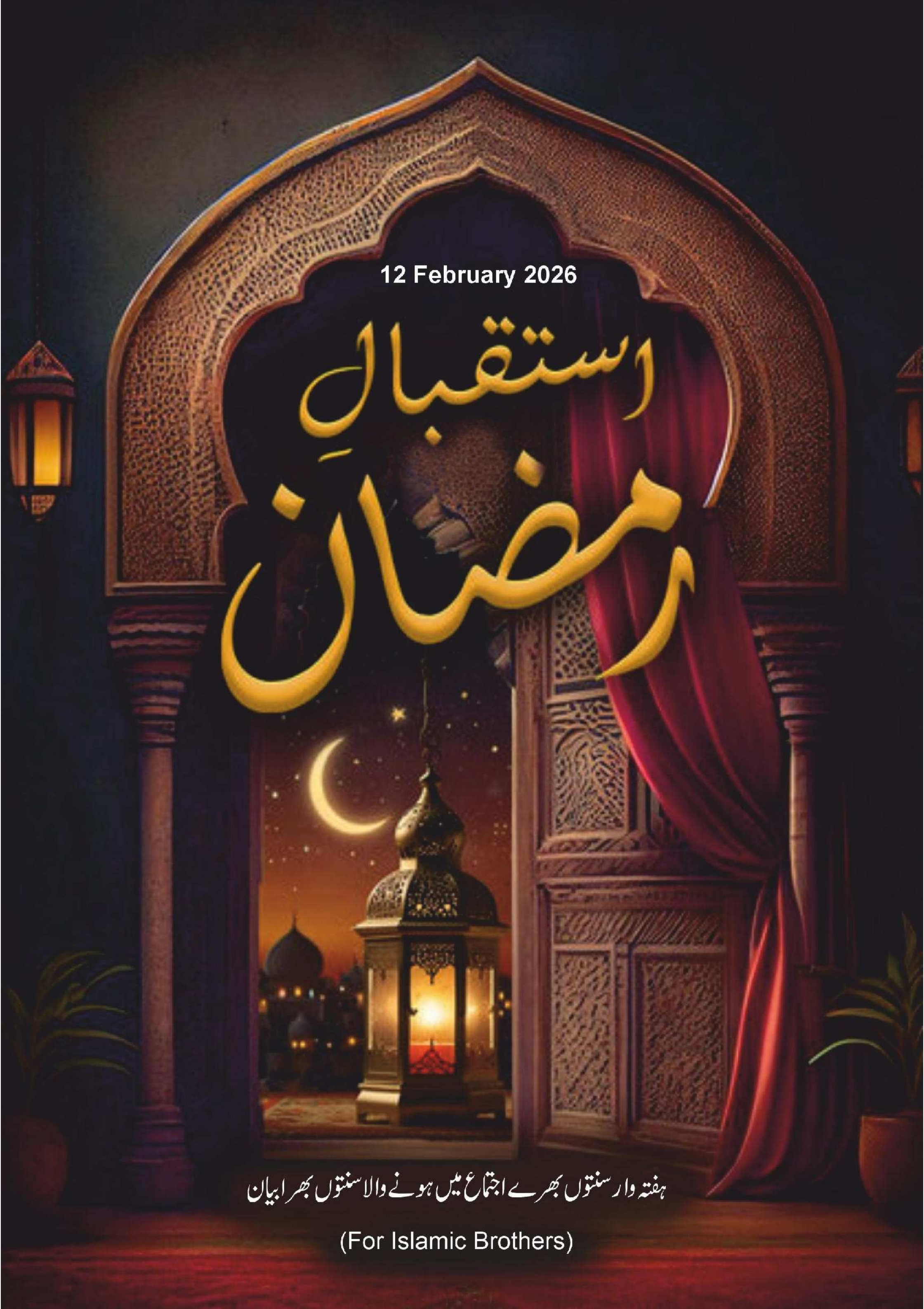

12 February 2026

استقبالِ رمضان

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **"حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ"** تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (معجم الکبیر ج۳ ص82 حدیث 2729)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلّی اللہُ عَلَیْہ وآلِہ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت

1 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ شعبان المعظم کے آخری آخری دن ہیں اللہ پاک نے چاہا تو بہت جلد ہم رمضان کی بہاریں لوٹ رہیں ہوں گے آیئے! رمضان کے عظیمُ الشان فضائل سنتے ہیں۔

ماہِ رمضان کی پہلی رات

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ رمضان(مُرَمَّم)"** کے صفحہ نمبر 35 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مُثِیْرَہ (مُ۔ثِی۔رَہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جَنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ہے کوئی جو ہم کو اللہ پاک سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟ پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھتی ہیں: آج یہ کیسی رات ہے؟ (حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدِیہ کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔

(الترغیب والترھیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خُدائے رحمٰن روزہ داروں پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جَنّت کو سجایا جاتا ہے، چُنانچِہ حضرت عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُما سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بیشک جَنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبَارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا: رَمَضان شریف کے پہلے دِن جَنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: "اے پروردگار! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳)

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور | فضلِ رب سے مغفرت کا ہو گیا ہے سامان ہے

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبَارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتوں اور مَغْفِرتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جَلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقَدّس اور مُبَارَک مہینا اپنی رحمتوں کے ساتھ تشریف لاتا ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے، چُنانچِہ

رمضان کی مبارک باد

حضرت ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ

تمہارے پاس رَمَضَان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے،اللہ پاک نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے،دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۹۰۰۱)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ ماہِ رَمَضَان میں حِسّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینے کا نام ماہِ مُبارک بھی ہے،رَمَضَان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضَان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک باد دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہیئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیئے۔اسی لیے اکثر مسلمان جُمعَۃُ الْوَدَاع کو مَغْمُوم اور چَشْمِ پُر نَم (یعنی رمضان کی جدائی میں رو رہے) ہوتے ہیں اور خُطَبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمَات (یعنی الوداعی جملے) کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سَماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے،جب یہ مہینا رُخصت ہوتا ہے تو اشکبار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَدَاع" کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران کی عظمت واَہَمِّیَّت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضَان ہے

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضَان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے

ہم گُناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے
یا خُدا تُونے عطا پھر کردیا رَمَضَان ہے

تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضَاں تُو عَظِیمُ الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھاگیا ہے اور سَماں ہے نُورنُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرَت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضَاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضَاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فَیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجْرِمو رَمضَاں مَہِ غُفران ہے

بھائیوکرلو گُناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

خوش دِلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

مَسْجِدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا یہ سب فَیضان ہے

روزہ دارو جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یا الٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضَاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ(60)ہزار کی بخشش

حضرتِ عبدُ اللہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رَمَضَان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْح صادِق تک ایک مُنادِی (یعنی اعلان کرنے والا) یہ نِدا کرتا ہے: اے اچّھائی مانگنے والے! مکمَّل کر (یعنی اللہ پاک کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آ جا اور عِبرت حاصِل کر!، ہے کوئی مغفِرت کا طالِب؟ کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے!، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے!، ہے کوئی دُعا مانگنے والا؟ کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی سائل؟ کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے!۔ اللہ پاک رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت 60 ہزار گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بخشِش کی جاتی ہے۔ (اَلدُّرالمَنْثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

واسطہ رمضان کا یارب ہمیں تُو بخش دے
نیکیوں کا اپنے پلے کچھ نہیں سامان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَان کی گھڑیاں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ اِلٰہی تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہ دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ مَحْشَر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کا سامان بھی فراہم کریں گے، چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفَاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم! میں نے کھانے

اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حَق میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفَاعت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قَبول ہوں گی۔ (مُسند امام احمد، ۲/۵۸۶، حدیث:۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک کو اُمَّتِ مُحَمَّدِیہ پر عذاب کرنا مَقْصُود ہوتا تَو ان کو رَمَضَان اور سُورۂ "قُلْ ھُوَ اللهُ" شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔ (فیضان سنت، ص۸۷۴)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ عبادت پر کمربستہ ہوجاتے

پیارے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضَان میں ہمیں اللہ پاک کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ پاک اور اُس کے مَحبوب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی میں بہت زیادہ مَگن ہوجایا کرتے تھے، چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْها فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضَان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عِبادت کیلئے کَمربَستہ ہوجاتے اور سارا مہینا اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (فیضان سنت، ص۸۷۶)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضان اپنے ربّ کریم کو راضِی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کر دیں۔ یقیناً جسے ربّ کریم کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضان اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینا ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا، چُنانچِہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

(پ ۲، البقرۃ: ۱۸۵)

تَرْجَمَۂ کَنْزُ الْعِرْفَان: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) توتم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دُشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسہ کے اندر اللہ پاک نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔یاد رہے!تَوحِید و رِسَالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرْض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان(مَرد وعورت)عاقِل وبالغ پر فَرض ہیں۔دُرِّ مُختار میں ہے:روزے دس(10)شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲ھ کو فرض ہوئے۔(دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرْوَر واقِعے کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں،مَثَلًا صَفا اور مَروہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرت ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی یاد گار ہے۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے لَخْتِ جِگر حضرت اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔اللہ پاک کو حضرت ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی یہ اَدا پسند آگئی،لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ کو اللہ پاک نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفَا و مَروہ کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔اِسی طرح ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار،مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ حِرا میں گُزارے تھے۔اِس دَوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ میں مشغُول رہتے تھے۔تو اللہ پاک نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت قائِم رہے۔(فیضانِ سُنّت،ص۹۳۵)

روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

پیارے اسلامی بھائیو! سَخْت گرمی ہے، پیاس سے گلا سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجُود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجُود ہے بُھوک کی شِدّت ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ اندازہ لگائیے! اس شخص کا خُدائے رحمٰن پر کتنا پُختہ ایمان ہے! کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکَت ساری دُنیا سے تَو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ پاک سے پوشیدہ نہیں رَہ سکتی۔ اللہ پاک پر اِس کا یہ یَقِین کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوفِ خُدا کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۹۳۷) یہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجروثواب سے نوازا جائے گا۔ آیئے! روزے کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور جھومئے:

سابقہ گناہوں کا کفارہ

(1) ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضَان کا روزہ رکھا، اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفّارہ ہو گیا۔ (صحیح ابنِ حبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

(2) ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (10) سے سات سو (700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی سوائے روزے کے

کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو(2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ پاک سے ملاقات کے وَقت ۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ پاک کے نزدیک مُشک (خاص قسم کی خوشبو) سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ (مسلِم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

(3) ارشاد فرمایا: روزہ سِپَر (ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بَکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شَخص اِس سے گالَم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ پاک کے فَضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہو گیا اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تَو خاص طور پر قابلِ تَوَجُّہ ہے جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے پروَردگار کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں "فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِینِ کِرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تَو پھر معنٰی یہ ہوں گے، "روزے کی جَزا میں خُود ہی ہوں۔" سُبْحٰنَ اللہ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بَذاتِ خود اللہ کریم ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۴۵ تا ۹۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونا بھی عبادت ہے

حضرت عبدُ اللہ بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُنَوَّر ہے: روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳/ ۴۱۵، حدیث: ۳۹۳۸) سُبْحٰنَ اللہ ! روزہ دار کس قَدَر خوش نصیب ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کے اَعْضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو(2) رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِعِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ پاک تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق (خواہش مند) ہیں اور اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللّٰہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو ستّر ہزار (70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھلیں، اس کے جسم کے اَعضاء، اللہ پاک کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے فرشتے غُروبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر کہے تو ستّر ہزار (70, 000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیْمُ الشّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا، چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرت عَبْدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مَروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیِ کوثَر، محبوبِ رَبِّ داوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُر اَثر ہے: قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنْتَظِر ہوں گے۔ (کَنْزُالْعُمّال ج۸ ص ۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

فضلِ ربّ سے رَاحتوں کا حَشر میں سامان ہے

روزہ داروں کیلئے سونے کا دستر خوان ہے

جنّتی پھل

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصّٰبِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین

ہے: جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا جس کی اسے خواہش تھی، تو اللہ پاک اسے جنّتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنّتی شراب سے سَیراب کرے گا۔(شُعَبُ الْایمان، ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جب اعمال کی جزا ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حساب اَجر دیا جائے گا، چنانچہ،

بے حساب اجر

حضرت کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: بروزِ قِیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا: ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا جائے گا، سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حساب اَجر دیا جائے گا۔(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۱۳ حدیث ۳۹۲۸)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

یاد رہے! جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصی اِعزاز سے نوازا جائے گا، جیسا کہ

جنّتی دروازہ

حضرت سَہل بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ماہِ نُبوّت، مَہرِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا

جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں ؟پَس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اوراِس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا ،پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔(بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبْحٰنَ اللہ! روزہ داروں کا بھی کیا خوب مُقَدَّر ہے کہ بروزِ قِیامت ان کا خصُوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر **"بَابُ الرَّیَّان"** سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اورسَعادَت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بد بختی کا باعث ہے، چنانچہ

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے :مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص بد بخت ہے۔(معجم الاوسط، ۶۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

رَمَضَان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائِع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا، چُنانچِہ

حضرت ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جس نے رَمَضَان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرض، اِفْطار کیا (یعنی نہ رکھا) تَو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا، اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔" (بُخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لِہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غَفلت کا شِکار ہو کر روزہ جیسی عَظِیمُ الشان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہئے اور اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضَان کے حق میں کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے، جیسا کہ

ناک مٹی میں مل جائے!

حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکْر کیا گیا تو اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا، اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضَان کا مہینا داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا مگر اُس کے والدین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرکے جنّت حاصل نہ کر سکا)۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے اور ربِّ غَفَّار کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضَان

میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُخْتَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانیے اور ماہِ رَمَضَان کی مقدّس گھڑیوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشش کیجئے۔

اِعتِکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احتِرامِ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرلیجئے۔ اِعتِکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشبُودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اِعتِکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتِکاف

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضَان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ شبِ قَدْر کو ماہِ رَمَضَان میں پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا، چُنانچِہ

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ نبیِ رحمت شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکُم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندَگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کر لینا چاہئے۔

ویسے بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا ہی بات ہے کہ رضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مُکمَّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مُنْہَمِك (مُن۔ہَ۔مِک) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اوقات حقِیْقَۃً یا حُکْمًا نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)، اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

حضرت عَطاء خُراسانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:"مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ پاک کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو "اے ربِ کریم! جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ص۴۲۶حدیث۳۹۷۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الۡمبارَک کے مُقدَّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زِندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، انٹرنیٹ اور موبائل پر طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسَبَت سے شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسُنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ رمضان"کا مُطالَعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمَضانُ الۡمبارَک کے تقریباً تمام اَہَم مَسائل مثلاً نماز،روزہ،تراویح ،اِعتکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹارہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کا مُطالَعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔ اُردو کے عِلاوہ بھی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہوچُکا ہے۔ آپ بھی یہ کتاب پڑھنے نیز اس سے درس دینے،سننے کی نیت فرمالیجیے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنۡ اَحَبَّ سُنَّتِیۡ فَقَدۡ اَحَبَّنِیۡ وَمَنۡ اَحَبَّنِیۡ کَانَ مَعِیَ فِی الۡجَنَّۃِ جس نے میری

سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اعتکاف کی سُنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتِکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶) ☆ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُّ الذِّمہ ہو جائیں گے۔ (فیضان رمضان، ص ۲۳۵)

﴿اعلان﴾

اعتکاف کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی

[1]... تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[3]

1 ... کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2 ... مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ و الخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔(2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(4)

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 12 فروری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

اعتکاف کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ نفلی اعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وقت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجئے۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۵ ملخصًا) ☆ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔(فیضان رمضان، ص ۲۳۲) ☆ سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام میں پھر مسجد اقصی (یعنی بیتُ المقدس) میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔(فیضان رمضان، ص ۲۴۰) ☆ اعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارت قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مزاج پُرسی، نماز جنازہ میں حاضری اسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷) ☆ اسلامی بہنیں مسجد بیت میں اعتکاف کریں، مسجد بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔(فیضان رمضان، ص ۲۸۹) ☆ اعتکاف کے دوران دو وجوہات کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے (1) حاجتِ شرعی (2) حاجتِ طبعی۔ حاجتِ شرعی مثلاً نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔(فیضان رمضان، ص ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

فتنۂ شہوت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "فتنہ شہوت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَةِ النِّسَاءِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورتوں کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (فیضانِ دعا، ص285)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یاصِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7)شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8)313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12)12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مدرسۃُالمدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد یا صلٰوۃُاللَّیل پڑھی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38)جھوٹ،غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد